بسم اللہ الرحمن الرحیم

اگر آپ کسی کو ہزار روپے کا نوٹ دیں اور اُس سے کہیں کہ آگے اِس قسم کے اَربوں کھربوں نوٹ پڑے ہیں۔ایسا آدمی اِس نوٹ کو دیکھ کر کیا کرے گا۔وہ ایک کو بھول کر زیادہ کی طرف دوڑ پڑے گا۔ایسا ہی کچھ معاملہ دُنیا اور آخرت کا ہے۔موجودہ دُنیا آخرت کا تعارف ہے یہاں آدمی اِن نعمتوں اور لذتوں کی ابتدائی پہچان حاصل کرتا ہے جن کو خدا نے بہترین شکل میں جنت میں بسا رکھا ہے۔ یہ اِس لئے ہے تا کہ آدمی جز سے کُل کو سمجھے وہ قطرہ کو دیکھ کر سمندر کا اندازہ کرے۔ اگر آدمی کو دُنیا کی صحیح معرفت حاصل ہو جائے تو اس کے لئے دُنیا صرف ہزار روپے کے نوٹ جیسی ہو جائے گی وہ چھوٹی لذت کو چھوڑ کر بڑی لذت کی طرف بھاگے گا۔ وہ دُنیا کو بھول کر آخرت کی طرف دوڑ پڑے گا۔اس کے برعکس جو شخص دُنیا کی صحیح نوعیت کو نہ سمجھے وہ موجودہ دُنیا ہی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے گا۔لذتیں جنت میں لذت ہیں اور دُنیا میں صرف فریب لذت۔ پھول، چاند ستارے اس لئے ہیں کہ وہ آدمی کو آخرت کے حسن کی یاد دلائیں مگر انسان انہی کو آخری چیز سمجھ کر انہی کے درمیان اپنی مستقل جنت بنانے لگتا ہے۔دُنیا کی لذتیں اس لئے ہیں تا کہ انسان کو ہمہ تن آخرت کا چاہنے والا بنا دیں مگر انسان انہی لذتوں میں ایسا کھوتا ہے کہ اس کو آخرت کی یاد بھی نہیں آتی۔

خدا نے ہماری زندگی کو دو حصوں میں بانٹ دیا ہے ہماری زندگی کا مختصر حصہ موجودہ دُنیا میں ہے اور اس کا بقیہ تمام غیر فانی حصہ موت کے بعد آنے والی دُنیا میں۔اس دُنیا کو خدا نے عمل کی جگہ بنایا ہے اور بعد کی دُنیا کو عمل کا بدلہ پانے کی جگہ۔ جو شخص موجودہ دُنیا کی دلفریبیوں میں گم ہو جائے اس نے اپنی آخرت کو کھو دیا۔ایسا شخص آخرت میں پہنچے گا تو وہاں کی ابدی نعمتوں کو دیکھ کر اس کا سینہ حسرتوں اور نا امیدی کا قبرستان بن جائے گا وہ کہے گا میں بھی کیسا نادان تھا میں نے جھوٹے عیش کی خاطر حقیقی عیش کو کھو دیا۔ میں نے جھوٹی آزادی سے فریب کھا کر اپنے آپ کو حقیقی آزادی سے محروم کر لیا۔

جنت خدا کی پسندیدہ دُنیا، جو ہمیشہ کی خوشیوں اور راحتوں کی دُنیا ہے جہاں نہ دکھ ہے نہ شور و غل، نہ رنج ہے نہ حادثہ۔ ہر قسم کی پریشانیوں سے آزاد دُنیا۔

آیئے قرآن و حدیث کی روشنی میں جنت کے بارے میں کچھ جاننے کی کوشش کرتے ہیں۔سب سے پہلی بات سمجھنے کی یہ ہے کہ قرآن و حدیث کے الفاظ سے جنت کے عیش و آرام کا صحیح تصور قائم نہیں ہو سکتا۔ یہ اس لئے کہ ہماری زبان کے سارے الفاظ اس دُنیا کی چیزوں کے لئے بنائے گئے ہیں۔ مثلاً انگور یا شہد کے لفظوں سے ہمارا ذہن بس اسی قسم کے انگور اور شہد کی طرف جا سکتا ہے جن کو ہم نے دیکھا اور چکھا ہے۔ہم جنت کے ان انگوروں اور شہد کی اصل حقیقت اور کیفیت کا تصور بھی کیسے کر سکتے ہیں جو اپنی خوبیوں کے لحاظ سے یہاں کے انگوروں اور شہد سے ہزاروں لاکھوں درجہ زیادہ بہترین ہوں گے اور جن کا کوئی نمونہ ہم نے نہیں دیکھا۔ بس یہاں انشاءاللہ وہاں پہنچ کر ہی معلوم ہوگا کہ جنت میں بے انتہا درجہ عیش و راحت ہے۔

قرآن و حدیث میں جنت کے ذکر کا مقصد یہ نہیں کہ لوگوں کے سامنے وہاں کا مکمل نقشہ آئے بلکہ اس کا مقصد صرف یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں جنت اور اس کی نعمتوں اور لذتوں کا شوق ابھرے تا کہ وہ اچھے اعمال اختیار کریں جو جنت میں پہنچانے والے ہیں۔

جنت.....قرآن کی روشنی میں

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

① ’’(پس اللہ بھی) اُنہیں تازگی اور سرور عطا کرے گا اور اُن کے صبر (وثبات) کے صلے میں اُنہیں (رہنے کو) بہشت اور (پہننے کو) ریشمی لباس عنایت کرے گا وہ بہشت میں تختوں پر تکیے لگائے (بیٹھے) ہوں گے۔ وہاں نہ اُن کو (سورج کی) تپش معلوم ہوگی اور نہ جاڑے کی) ٹھر۔اور درختوں کے سائے اُن پر جھکے ہوئے ہوں گے اور اُن کے پھل (ہر وقت) اُن کے اختیار میں ہوں گے (کہ جس طرح چاہیں اور جب چاہیں توڑیں اور کھائیں)۔اور اُن کے سامنے چاندی کے برتن اور شیشے کے آبخورے گردش میں ہوں گے اور وہ شیشے (بھی کانچ کے نہیں بلکہ) چاندی کے ہوں گے اور اُن کو کارکنانِ قضا و قدر نے ٹھیک (جنتیوں کی ضرورت کے) اندازے کے مطابق بنایا ہوگا۔اور (اس کے علاوہ) وہاں اُن کو (ایسی شراب کے) جام بھی پلائے جائیں گے جس میں سونٹھ کے پانی کی آمیزش ہوگی۔(یہ) جنت میں (سونٹھ کے پانی کا ایک) چشمہ ہوگا جسے ’سلسبیل‘ کہا جاتا ہے۔ اور جنتیوں (کی خدمت) کے لئے (ایسے) لڑکے دوڑتے پھرتے ہوں گے جو سدا (لڑکے ہی) رہیں گے (اور ایسے خوبصورت ہوں گے کہ) تم اُن کو (چلتے پھرتے) دیکھو تو اُن کو بکھرے ہوئے موتی گمان کرو۔(اور بہشت کی مجموعی حالت کو) دیکھو تو وہاں تمہیں (ہر طرح کی) نعمت اور ایک بڑی سلطنت (کا ساز و سامان) دکھائی دے گا۔جنتیوں پر سبز ریشمی باریک اور دبیز کپڑے ہوں گے اور اُن کو چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے۔اور اُن کا رب اُن کو شرابِ طہور عطا کرے گا۔(جنتیو!) یہ ہے تمہارا صلہ کہ تمہاری سعی (آج) مقبول ہوئی‘‘۔(الدھر ۷۶: ۱۱.....۲۲)

② ’’(رہے) متقین (تو وہ) امن کی جگہ میں ہوں گے، (یعنی) باغوں اور چشموں میں، ریشم کی باریک اور دبیز پوشاکیں پہنے ہوئے (ایک دوسرے کے) آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ یہ ہوگی اُن کی شان اور ہم گوری گوری آہو چشم عورتیں اُن کی زوجیت میں دے دیں گے۔ وہاں وہ اطمینان سے ہر طرح کے میوے منگا (منگا کر کھا) رہے ہوں گے۔اور پہلی (دفعہ کی) موت کے سوا (جو دُنیا میں آ چکی) وہاں اُن کو موت (کی تلخی) کبھی چکھنی نہ پڑے گی اور اللہ انہیں دوزخ کے عذاب سے محفوظ رکھے گا۔(اے پیغمبر! ﷺ یہ سب) تمہارے ربّ کے فضل سے ہوگا۔یہی بڑی کامیابی ہے‘‘۔(الدخان ۴۴: ۵۱.....۵۷)

③ ’’جس جنت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ اس میں بہت سی نہریں ایسے پانی کی ہیں جس میں ذرا تغیر نہیں ہوگا اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں جن کا ذائقہ بدلا ہوا نہ ہوگا اور بہت سی شراب کی ہیں جو پینے والوں کو بہت لذیذ معلوم ہوگی اور بہت سی نہریں شہد کی ہیں جو بالکل صاف ہوگا اور ان کے لئے وہاں ہر قسم کے پھل ہوں گے اور ان کے رب کی طرف سے بخشش ہوگی ایسے لوگ ان جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور کھولتا ہوا پانی ان کو پینے کو دیا جائے گا سو وہ ان کی انتڑیوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا‘‘۔(محمد ۴۷: ۱۵)

④ ’’اہل جنت اس دن اپنے مشغلوں میں ہوں گے۔وہ اور اُن کی بیویاں سایہ میں مسہریوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گی۔ان کے لئے وہاں طرح طرح کے میوے ہوں گے اور جو کچھ مانگیں گے ان کو ملے گا، رحمت و کرم والے پروردگار کی طرف سے ان کو سلام فرمایا جائیگا‘‘۔(یٰس ۳۶: ۵۵۔۵۸)

⑤ ’’اے میرے بندو تم پر آج کوئی خوف نہیں اور نہ تم غمگین ہو گے یعنی وہ بندے جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے تھے اور (ہمارے) فرمانبردار تھے۔تم اور تمہاری (ایماندار) بیویاں خوش خوش جنت میں داخل ہو جاؤ۔ان کے پاس سونے کی رکابیاں اور گلاس لائے جائیں گے اور جنت میں وہ سب کچھ ہے جس کو لوگوں کے جی چاہتے ہیں اور آنکھیں جس سے مزہ لیتی ہیں اور (اے میرے نیک بندو) تم اس جنت میں رہو گے اور یہ جنت جس کے تم مالک کر دیئے گئے ہو تمہارے اعمال کا صلہ ہے تمہارے لئے بہت سے میوے ہیں جن کو تم کھاؤ گے‘‘۔(الزخرف ۶۸: ۳.....۷۳)

⑥ ’’متقی لوگ بلا شبہ (جنت کے) باغوں اور سامانِ عیش میں ہوں گے۔(اور) جو کچھ ان کے پروردگار نے ان کو بخشا ہوگا اس کی وجہ سے خوش حال اور ان کا پروردگار ان کو عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے گا اپنے اعمال کے بدلے میں مزہ کے ساتھ خوب کھاؤ اور پیو۔تکیہ لگائے ہوئے تختوں پر جو برابر بچھائے ہوئے ہوں گے۔ اور ہم ان کا بڑی بڑی آنکھوں والیوں سے بیاہ کر دیں گے۔اور جو لوگ ایمان لائے اور ان کی اولاد بھی ایمان کی راہ میں ان کے پیچھے چلی ہم ان کی اولاد کو بھی (درجہ میں) ان کے ساتھ شامل کر دیں گے اور ان کے اعمال میں سے کچھ کم نہ کریں گے ہر شخص اپنے اعمال میں پھنسا ہوا ہے اور جس طرح کے میوے اور گوشت کو ان کا جی چاہے گا ہم انہیں عطا کریں گے۔(اور) وہاں وہ آپس میں (بطور خوش طبعی کے) جام شراب میں چھینا جھپٹی بھی کریں گے اس میں نہ بکنا ہوگا اور نہ کوئی گناہ کی بات اور نوجوان خدمت گار جو ایسے ہوں گے جیسے چھپائے ہوئے موتی اُن کے آس پاس پھریں گے‘‘۔(الطور ۵۲: ۱۷۔۲۴)

⑦ ’’اور جو آگے بڑھنے والے ہیں (ان کا کیا کہنا) وہ آگے بڑھنے والے ہیں وہی (خدا کے) مقرب ہیں۔نعمتوں کی بہشتوں میں وہ بہت سے تو اگلے لوگوں میں سے ہوں گے اور تھوڑے سے پچھلوں میں سے (لعل و یاقوت وغیرہ سے) جڑے تختوں پر آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے، نوجوان خدمت گزار جو ہمیشہ (ایک ہی حالت میں) رہیں گے ان کے آس پاس پھریں گے یعنی آبخورے اور آفتابے اور صاف شراب کے گلاس لے لے کر۔اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی، اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں گے، اور پرندوں کا گوشت جس قسم کا ان کا جی چاہے۔اور بڑی آنکھوں والی حوریں، جیسے (حفاظت سے) تہ کئے گئے ہوئے (آبدار) موتی، یہ ان اعمال کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے اور نہ گالی گلوچ، ہاں ان کا کلام سلام سلام (ہوگا) اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے والے کیا ہی (عیش میں) ہیں (یعنی) بے خار کی بیریوں اور تہ بہ تہ کیلوں اور لمبے لمبے سایوں اور پانی کے جھرنوں اور میوہ ہائے کثیرہ (کے باغوں) میں جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ ان سے کوئی روکے، اور اونچے اونچے فرشوں میں۔ہم نے ان حوروں کو پیدا کیا تو ان کو کنواریاں بنایا۔(اور شوہروں کی) پیاریاں اور ہم عمر داہنے ہاتھ والوں کے لئے (یہ) بہت سے اگلے لوگوں میں سے ہیں اور بہت سے پچھلوں میں سے‘‘۔(الواقعہ ۵۶: ۱۰۔۴۰)

⑧ ’’سو کسی شخص کو خبر نہیں جو آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ایسے لوگوں (یعنی نیک لوگوں) کے لئے خزانہ غیب میں موجود ہے‘‘۔(السجدۃ ۳۲: ۱۷)

جنت احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں

نبی ﷺ نے فرمایا:

① ’’اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال نہیں گزرا‘‘۔(مسلم)

② ’’جو گروہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوگا اس کے افراد (سر سے پاؤں تک روشنی، سفیدی اور خوبصورتی میں) چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے انہیں تھوک نہیں آئے گا نہ ناک اور قضاء حاجت کی نوبت آئے گی۔ان کے برتن اور کنگھیاں سونے چاندی کی ہوں گی ان کی دھونیاں عود کی ہوں گی۔اور ان کے پسینے سے مشک کی خوشبو آئے گی‘‘۔(ترمذی)

③ ’’جنت کے دو باغ ایسے ہیں کہ ان کی ہر چیز چاندی کی ہے یہاں تک کہ برتن بھی چاندی کے ہیں اور دو باغ ایسے ہیں کہ ان کی ہر چیز سونے کی ہے یہاں تک کہ ان کے برتن بھی سونے کے ہیں‘‘۔(مسلم)

④ ’’جنت میں لوگ ہر جمعہ کو ایک بازار میں آئیں گے تو شمال سے ایسی ہوا چلے گی جو ان کے چہرے (یعنی سارے بدن) اور لباس پر مشک اور دوسری خوشبوئیں بکھیر دے گی اس سے ان کا حسن و جمال بڑھ جائے گا (بازار سے فارغ ہو کر) وہ گھر لوٹیں گے تو اپنے گھر والوں کو پہلے سے زیادہ حسین جمیل پائیں گے گھر والے ان سے کہیں گے خدا کی قسم اب تم پہلے سے زیادہ حسین اور خوبصورت لگتے ہو۔ وہ ان سے کہیں گے خدا کی قسم تمہارے جانے کے بعد تمہارے حسن و جمال نے بھی تو بہت ترقی کی ہے‘‘۔(مسلم)

⑤ ’’اگر اہل جنت کی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو ان دونوں کے درمیان (یعنی جنت سے لے کر زمین تک) روشنی ہی روشنی ہو جائے۔ اور مہک اور خوشبو سے بھر جائے اور اس کے سر کی صرف اوڑھنی بھی دُنیا و مافیہا سے بہتر ہے‘‘۔(بخاری)

⑥ ’’اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک پکارنے والا جنت میں جنتیوں کو مخاطب کر کے پکارے گا کہ یہاں صحت ہی تمہارا حق ہے اور تندرستی ہی تمہارے لئے مقدر ہے اس لئے اب تمہیں کبھی بڑھاپا نہیں آئے گا اور تمہارے واسطے یہاں چین اور عیش ہی ہے اس لیے اب بھی تمہیں کوئی تنگی تکلیف نہ ہوگی‘‘۔(مسلم)

⑦ ’’جنت کی تعمیر اس طرح ہے کہ ایک اینٹ سونے کی، اور ایک اینٹ چاندی کی اور اس کا مسالہ (جس سے اینٹوں کو جوڑا گیا ہے) تیز خوشبو دار مشک ہے۔اور وہاں کے سنگریزے جو بچھے ہوئے ہیں وہ موتی اور یاقوت ہیں اور وہاں کی خاک گویا زعفران ہے۔ جو لوگ اس جنت میں پہنچیں گے ہمیشہ عیش اور چین سے رہیں گے اور کوئی تنگی، تکلیف ان کو نہ ہوگی۔اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔وہاں ان کو موت نہیں آئے گی اور کبھی ان کے کپڑے پرانے اور خستہ نہ ہوں گے اور ان کی جوانی بھی زائل نہ ہوگی‘‘۔(ترمذی)

⑧ ’’سب سے کم اور نچلا درجہ جس جنتی کا ہوگا اور جس کے بعد کوئی شخص جنت میں نہیں جائے گا اس کی نگاہ سو سال کی مسافت تک جاتی ہو گی۔جہاں تک اس کی نگاہ جائے گی وہاں اسے ڈیرے اور خیمے ہی نظر آئیں گے جو موتیوں اور دوسرے ساز و سامان سے لدے پڑے ہوں گے‘‘۔

⑨ ’’جنت کی چیزوں میں سے ایک ناخن کے برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو زمین اور آسمان کے کناروں کے درمیان جو کچھ ہے اسے چمکا دے۔اگر ایک جنتی مرد اپنے کنگن سمیت دُنیا میں جھانکے تو سورج کی روشنی کو اس طرح ختم کر دے جس طرح سورج کی روشنی تاروں کی روشنی کو ختم کر دیتی ہے‘‘۔(ترمذی)

⑩ ’’جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے‘‘۔(ترمذی)

⑪ ’’جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان زمین و آسمان کے برابر فاصلہ ہے سب سے اعلیٰ ترین درجہ کا نام فردوس ہے جب بھی اللہ تعالیٰ سے (جنت کا) سوال کرو تو فردوس کا سوال کرو‘‘۔(ترمذی)

دیدارِ ربّ

جو بندہ اپنے خالق اور رب کی بے شمار نعمتیں اس دُنیا میں پا رہا ہے اور پھر جنت میں پہنچ کر اس سے بھی زیادہ بہترین نعمتیں پائے گا۔ لازماً اس کے دل میں تڑپ پیدا ہو گی کہ کسی طرح اپنے اس محسن اور کریم رب کو دیکھ پاتا جس نے اسے وجود بخشا اور اس پر اس طرح نعمتیں انڈیل رہا ہے اور جو ایسی حسین دُنیا کا خالق ہے۔ جس نے سورج کو چمکایا، تاروں کی محفل سجائی جو درختوں کی سرسبزی، پھولوں کی رنگینی و مہک کا خالق ہے۔ ایسا خدا کیسا عظیم اور کیسا حسین ہو گا اس کا تصور بھی ممکن نہیں۔ پس اگر اسے کبھی بھی یہ نظارہ نصیب نہ ہو تو یقیناً اس کی لذت و مسرت اور اس کے عیش میں بڑی کمی رہے گی اور اللہ تعالیٰ جس بندہ سے راضی ہو کر اس کو جنت میں پہنچائیں گے اس کو ہرگز اس سے محروم نہیں رکھیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"جب جنتی جنت میں پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے ارشاد فرمائیں گے: کیا تم چاہتے ہو میں تم کو ایک چیز مزید عطا کروں؟ (یعنی جو کچھ تم کو اب تک عطا ہوا، اس سے مزید اور اس سے بہتر ایک خاص چیز اور عنایت کروں) وہ بندے عرض کریں گے آپ نے ہمارے چہرے روشن کئے (یعنی کامیابی اور خوبصورتی عطا فرمائی) اور دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کیا (اب اُس کے آگے اور کیا چیز ہو سکتی ہے جس کی ہم خواہش کریں گے) اِن بندوں کے اِس جواب کے بعد یکا یک حجاب اُٹھ جائے گا (یعنی اُن کی آنکھوں سے پردہ اٹھا دیا جائے گا) پس وہ رُوئے حق اور جمالِ الٰہی کو بے پردہ دیکھیں گے پس اُن کا حال یہ ہو گا (اور وہ یہ محسوس کریں گے) کہ جو کچھ اب تک انہیں ملا تھا اِس سب سے زیادہ محبوب اور پیاری چیز اُن کے لیے دیدار کی نعمت کی ہے"۔ (مسلم)

جنت کیسے حاصل ہوگی؟

جنت کا حال اور وہاں کی نعمتوں کی کچھ تفصیل آپ نے پڑھی۔ یقیناً وہاں رہنے کو دل بھی چاہتا ہو گا۔ بارہا آپ نے جنت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کی ہو گی اور بلاشبہ ہر مسلمان کے دل میں جنت کا شوق اور وہاں جگہ ملنے کی تڑپ ضروری ہے۔ لیکن طلب اور ذوق و شوق کے ساتھ اعمالِ صالح کی پونجی کا اہتمام کرنا بھی لازم ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ محض اتنا کہنے پر چھوٹ جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور ان کو آزمایا نہ جائے گا"۔ (العنکبوت ۲:۲۹)

اور نبی ﷺ نے فرمایا:

"میری تمام اُمت جنت میں داخل ہو گی مگر جس نے اِنکار کیا (وہ جنت میں داخل نہ ہو گا)۔ پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ کس نے انکار کیا؟ آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جس نے نافرمانی کی اس نے انکار کیا"۔ (بخاری)

لہٰذا ایسی قیمتی جنت کسی کو سستے داموں نہیں مل سکتی۔ یہ تو اس خوش نصیب روح کا حصہ ہے جو حقیقی معنوں میں خدا کا مومن بندہ ہونے کا ثبوت دے۔ مومن ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ آدمی اپنی عام دُنیا دارانہ زندگی کے ساتھ کچھ اسلامی تعلیمات کا جوڑ لگا لے۔ مومن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام ہی آدمی کی پوری زندگی بن جائے۔

موجودہ دُنیا وہ مقام ہے جہاں آنے والی جنتی دُنیا کے شہری چنے جا رہے ہیں۔ امتحان کی مصلحت کی بناء پر موجودہ دُنیا میں آدمی کو اختیار دیا گیا ہے۔ وہ آزاد ہے کہ جو چاہے کرے۔ مگر یہ آزادی برائے آزمائش ہے نہ کہ برائے انعام۔ جو لوگ آزاد ہونے کے بعد بھی اپنے آپ کو اللہ کا فرمانبردار بنائیں گے۔ جو مجبور نہ ہوتے ہوئے بھی اللہ کی مرضی کو اپنے اوپر طاری کریں گے۔ وہی اللہ کے نزدیک اس قابل ٹھہریں گے وہ اللہ کی جنتی دُنیا کے باسی بن سکیں۔ جو شخص آزادی پا کر سرکشی کرے اپنے بنائے ہوئے طریقوں پر چلے وہ خدا کی نظر میں مجرم ہے آخرت کی نعمتوں میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

جنت کی قیمت آدمی کا اپنا وجود ہے جو شخص اپنے وجود کو اللہ کے لئے قربان کرے گا وہی جنت کو پائے گا۔ وجود کی قربانی دیئے بغیر جنت کا حصول ممکن نہیں۔ ہر آدمی کی زندگی میں اکثر ایسا لمحہ آتا ہے جبکہ خدا کا دین اس سے کسی قسم کی قربانی مانگتا ہے۔ نفس کی قربانی، شخصیت کی قربانی، مال کی قربانی، زندگی کی قربانی۔ ایسے مواقع پر جو شخص مطلوبہ قربانی پیش کر دے وہ خدا کے انعام کا مستحق ہو گیا۔ جو شخص ہچکچا کر رک گیا وہ خدا کی نعمتوں سے محروم ہو گیا۔

جنت جھوٹی تمناؤں سے ملنے والی چیز نہیں ہے بلکہ اس کے حق دار وہی ٹھہریں گے جو اس کے حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو ہر قسم کی گندگیوں سے خواہ وہ فکری و نظری ہوں یا عملی و اخلاقی، پاک کرنے کی جدوجہد کریں گے۔ ہر ایک جانتا ہے کہ غلام کی قدر و قیمت کا انحصار اس کی خدمت پر ہے لیکن خود اپنے معاملے میں وہ اس حقیقت کو فراموش کر جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ وہ جس رب کا غلام ہے حکم تو اس کا ایک نہ مانے لیکن انعام دُنیا اور آخرت دونوں میں سب سے بڑھ کر پائے۔ ساتھ ہی انسان انہی غلاموں کی قدر کرتا ہے جو قابل قدر خدمات انجام دیتے ہیں لیکن اپنے مالک اور رب کے متعلق یہ گمان رکھتا ہے کہ اس کے ہاں نیکوکار اور بدکار میں کوئی فرق نہیں۔ اس نے ان کے ساتھ جو معاملہ دُنیا میں کیا ہے اس سے بہتر معاملہ آخرت میں کرے گا خواہ اس کے ایک حکم کی بھی تعمیل نہ کرے بلکہ ساری زندگی اپنے نفس کی غلامی میں گزارے۔

ہر وہ آدمی جو اپنے رب کے یہاں اس حال میں پہنچنا چاہتا ہو کہ اس کا رب اس سے راضی ہو اور اس کو نعمتوں بھری جنت میں داخل کرے اس کے لئے ایک ہی راہ ہے وہ قرآن سے اللہ کا حکم معلوم کرے اور پیغمبر کی زندگی میں اس حکم کا عملی نمونہ دیکھے اور ان دونوں چیزوں کی روشنی میں زندگی گزارے۔ اس کے سوا جتنی صورتیں ہیں سب بھٹکنے کی صورتیں ہیں نجات کی صورت اس کے سوا کچھ نہیں۔

نادان ہیں وہ لوگ جو جنت کی تمنا کرتے ہیں مگر گناہوں میں لت پت ہیں اور اعمال صالحہ کے سرمایہ سے غافل ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اللہ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کے مال خرید لئے ہیں اور اس کے عوض ان کے لئے بہشت تیار کی ہے"۔ (توبہ ۹:۱۱۱)

جب جان اور مال خدا کو بیچ دیئے تو ان پر اپنا اب کیا اختیار۔ اب تو مالک کی مرضی کے مطابق استعمال کریں گے تب ہی جنت ملے گی۔ جنت ان کے لئے نہیں ہے جن کو نماز کے لئے موذن پکارے تو سوتے رہ جائیں یا کاروبار پر نماز کو قربان کر ڈالیں۔ زکوٰۃ کا حکم عائد ہو تو جان چرانے لگیں رمضان آئے تو روزے کھا جائیں۔ حج فرض ہو تو مال کی محبت میں حج کئے بغیر مر جائیں۔ کاروبار میں حرام و حلال کا ذرا خیال نہ کریں۔ لوگوں کا روپیہ مار لینے کو کمال جانیں، قرآن و حدیث کو توجہ نہ دیں۔ ضعیفوں پر ظلم کریں۔ رشتوں کے لین دین کو فرض سمجھیں۔ یتیموں کا مال کھا جائیں اور میراث شریعت کے مطابق تقسیم نہ کریں۔ نوافل کی ادائیگی سے گھبرائیں اور ذکر اللہ سے گریز کریں۔ پھر بھی جنت کے بلند درجات کی تمنا کریں۔ یہ بہت بڑی نادانی ہے۔ جنت حاصل کرنے کے لئے نفس کو قابو کرنا پڑتا ہے شریعت کے احکام پر عمل کرنے میں جو نفس کو ناگواری ہوتی ہے اسے سہنا پڑتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

"دوزخ کو خواہشوں سے گھیر دیا گیا ہے اور جنت کو ناگواریوں سے گھیر دیا گیا ہے"۔ (مسلم)

یعنی عبادات میں محنت کرنے اور مستقل اللہ کا فرمانبردار رہنے اور حرام خواہشوں سے پرہیز کرنے میں جو نفس کا بندہ بن گیا اور حرام و حلال کے سوال سے بے نیاز ہو گیا تو شہوتیں اور خواہشیں اسے دوزخ میں پہنچا دیں گی۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"ہوشیار وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو پالے اور موت کے بعد کیلئے عمل کرے اور بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشوں کے پیچھے لگائے رہے اور بغیر عمل کے اللہ سے امید رکھے"۔ (ترمذی)

جسے دوزخ سے بچنے اور جنت میں پہنچنے کا فکر ہو گا۔ وہ دُنیا کو آخرت پر ترجیح نہیں دے گا اور جان و مال کو جنت کے مقابلہ میں عزیز نہ جانے گا۔ جتنی نیکیاں کرے گا کم سمجھے گا اور اپنے درجات بڑھانے کے لئے فرائض و نوافل کا اہتمام کرے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"دوزخ جیسی چیز میں نے نہیں دیکھی جس کے (عذاب و مصیبت

سے) بھاگ کر بچنے والا سو رہے (اسی طرح) جنت جیسی رغبت اور لذت کی چیز میں نے نہیں دیکھی جس کا طلبگار سوتا رہے"۔ (ترمذی)

کتنے ہی لوگ ہیں جو نماز کیلئے صبح نہیں اٹھتے لیکن چند روپوں کی خاطر تمام رات جاگ کر گزار دیتے ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

"اہل جنت کو کسی چیز پر اتنی حسرت نہیں ہو گی جتنی اس لمحہ پر جو دُنیا میں اللہ کی یاد کے بغیر گزر گیا"۔ (طبرانی)

آپ کو زندگی کے صرف چند سال حاصل ہیں ان میں آپ اپنے لئے ناقابلِ قیاس مستقبل تعمیر کر سکتے ہیں۔ دوسری صورت میں روزِ قیامت آدمی کے سامنے عالیشان مواقع ہوں گے مگر وہ ان سے محروم رہے گا کیونکہ اس نے ان کے لئے دُنیا میں تیاری نہیں کی تھی۔

آپ دیکھتے ہیں کہ دُنیا میں صرف وہی شخص کوئی مقام پاتا ہے جس نے اس کے لئے بے پناہ جدوجہد کی ہو۔ ٹھیک اسی طرح آخرت کے درجات عالیہ بھی وہی لوگ پائیں گے جنہوں نے اپنے آپ کو اس کے لئے کھپا دیا ہو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"یہ بے شک بڑی کامیابی ہے ایسی ہی کامیابی کیلئے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہئے"۔ (مطففین ۲۶:۸۳)

آخری بات

قرآن حکیم اور اَحادیث رسول ﷺ میں جنت کی جو تفصیلات دی گئی ہیں ان کا مطالعہ کرنے سے تصور کی آنکھوں کے سامنے ایک ایسی دلفریب سرزمین آجاتی ہے جہاں راحت اور سکون ہی سکون ہے ایک ابدی زندگی جس کو نہ کسی موت پر ختم ہونا اور نہ کسی غم کے کانٹے سے الجھنا ہے۔

انسان کی دُنیوی زندگی جس طرح غم کی آماجگاہ بنی رہتی ہے اُسے پیش نظر رکھتے ہوئے اگر ایک ایسی زندگی کا تصور کیا جائے جہاں غم کا وجود ہی نہیں ہو گا تو دل خود بخود بے تاب ہو جاتا ہے کہ اے کاش ہمیں وہاں پہنچنا نصیب ہو جائے جہاں دکھوں کے نشتر سے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے نجات مل جائے گی۔

جس پاک سرزمین میں خونریز جنگیں اور ان کی ہولناکیاں نہیں ہوتیں، جہاں بیماریوں اور بے روزگاریوں کی اذیتیں پاگل نہیں کرتیں، جہاں انسان ایک دوسرے سے کینہ و بغض نہیں رکھتے، فریب نہیں دیتے ایک دوسرے کی نیتوں پر حملے نہیں کرتے، گلے نہیں کاٹتے۔ جہاں نسلوں، رنگوں اور زبانوں کی بناء پر خون کی ندیاں نہیں بہائی جاتیں۔ جہاں "کل کیا ہو گا" کا خدشہ راتوں کی نیند حرام نہیں کرتا۔ وہ سرزمین کتنی خوبصورت، کتنی مقدس کتنی ارفع اور کتنی دلفریب ہو گی۔ خوش بخت ہے وہ انسان جو وہاں پہنچ جائے۔

آخرت کی زندگی کی یہ خوبی کہ وہ دائمی ہو گی بڑی ہی اہم ہے۔ اگر موجودہ مختصر سی زندگی میں نیکی، صبر، دیانتداری، فرض شناسی اور اطاعت خدا و رسول ﷺ اختیار کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک ایسی خوشگوار زندگی مل جاتی ہے جس کی ابتدا تو ہے لیکن انتہا نہیں ہے تو پھر کس قدر نفع کا سودا ہے اور کتنا نادان ہے وہ جو یہ سودا کرنے سے سستی برتے یا سرے سے اسے نفع کا سودا سمجھنے سے ہی انکار کر دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں درست راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے اللہ! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت کا سوال کرتے ہیں اور تیری رحمت کے وسیلے سے آگ سے پناہ طلب کرتے ہیں۔ آمین!

مکمل سیٹ: ہار جیت کا اصل دن — جنت النعیم — وبئس دار البوار

پڑھئے اور پڑھائیے، یہ صدقہ جاریہ ہے۔

تقریباً خرچہ اشاعت کے حساب سے منگوا کر تقسیم کیجئے

ہدیہ 5 روپے

پیامِ دوست

مکان نمبر ZB-1037/C، سیکٹر 3، خیابان سرسید، راولپنڈی فون نمبر: 051-4412979

E-mail: pyamedost@hotmail.com

جنّت النعیم